صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

مباحثات

بروز جمعرات مورخہ 7 مئی 2015ء

(بمطابق 17 رجب 1436 ہجری)

جلد 15 | شمارہ 42

سرکاری رپورٹ

مندرجات | صفحہ نمبر

1۔ تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ 1753

2۔ رسمی کارروائی(حکومت اور حزب اختلاف کا صوبائی حقوق کے حصول کے لئے مشترکہ جدوجہد کا اعادہ) 1754

3۔ اراکین کی رخصت 1774

صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز جمعرات 07 مئی 2015 بمطابق 17 رجب 1436 ہجری بعد از دوپہر چار بجکر پندرہ منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، اسد قیصر مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اسکا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیمِ۔

یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تَکُوۡنُوۡا کَالَّذِیۡنَ اٰذَوۡا مُوۡسٰی فَبَرَّاَہُ اللّٰہُ مِمَّا قَالُوۡا ؕ وَ کَانَ عِنۡدَ اللّٰہِ وَجِیۡہًا ۞ یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَ قُوۡلُوۡا قَوۡلًا سَدِیۡدًا ۞ یُّصۡلِحۡ لَکُمۡ اَعۡمَالَکُمۡ وَ یَغۡفِرۡ لَکُمۡ ذُنُوۡبَکُمۡ ؕ وَ مَنۡ یُّطِعِ اللّٰہَ وَ رَسُوۡلَہٗ فَقَدۡ فَازَ فَوۡزًا عَظِیۡمًا۔

(ترجمہ): مومنو تم ان لوگوں جیسے نہ ہونا جنھوں نے موسیٰ (کو عیب لگا کر) رنج پہنچایا تو خدا نے ان کو بے عیب ثابت کیا۔ اور وہ خدا کے نزدیک آبرو والے تھے۔ مومنو خدا سے ڈرا کرو اور بات سیدھی کہا کرو۔ وہ تمہارے اعمال درست کر دے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا۔ اور جو شخص خدا اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرے گا تو بے شک بڑی مراد پائے گا کی۔ وآخرُ الدعوانا اَنِ الحمدُ لِلّٰہِ رَبِّ العٰلمین۔

جناب سپیکر: آج، ہمارا پارلیمانی جو ایک جرگہ بنا تھا، اس کے حوالے سے ایک Detailed meeting ہوئی تھی تو میں سی ایم صاحب سے ریکویسٹ کروں گا کہ وہ اس کے حوالے سے اپنا نقطہ نظر رکھیں اور بریفنگ دے دیں۔

(تالیاں)

رسمی کارروائی

(حکومت اور حزب اختلاف کا صوبائی حقوق کے حصول کیلئے مشترکہ جدوجہد کا اعادہ)

جناب پرویز خٹک (وزیر اعلیٰ): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر! میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور پھر خاص طور پر اپوزیشن کا کہ انہوں نے ایک بہت Important issue جو ہمارے صوبے کا ہے لوڈ شیڈنگ کا، وہ اٹھایا ہے اور ہماری جوائنٹ میٹنگ ہوئی، جنہوں نے مجھے عزت دی کہ میں اس کو ہیڈ کروں اور ہمارے صوبے میں جو لوڈ شیڈنگ کا، ہمارے ٹرانسفار مرز کا اور جو ظلم اس صوبے کے ساتھ ہو رہا ہے، اس پر ہم مل کر Jointly کوئی طریقہ کار طے کریں تاکہ اس مسئلے سے جان چھوٹے۔ جناب سپیکر! ہم تو کئی سالوں سے اس ظلم کے مارے ہوئے ہیں، ظلم تو یہ ہے کہ اگر پنجاب میں پرائم منسٹر صاحب آرڈر کرتا ہے کہ چھ گھنٹے شہروں میں اور دیہات میں آٹھ گھنٹے لوڈ شیڈنگ ہونی چاہیئے، ہم بھی یہی کہتے ہیں کہ سارے پاکستان کو ایک نظر سے دیکھا جائے، اگر کوئی بجلی چوری کرتا ہے تو یہ واپڈا کی ذمہ داری ہے کہ وہ ان چوروں کو پکڑیں، یہ نہیں کہ ہمارے صوبے کے لوگوں کو وہ چور کہے، چور تو واپڈا خود ہے۔ آج تک ہم نے نہیں سنا کہ کوئی واپڈا کا اہلکار جیل گیا ہو، کوئی واپڈا کا اہلکار چوری کرتا پکڑا گیا ہو کیونکہ جتنے کنڈے لگتے ہیں، بغیر واپڈا کے کرانے سے نہیں ہو سکتا، جہاں بھی واپڈا میں چوری ہوتی ہے یا بجلی چوری ہوتی ہے، یہ سارا یہ مل جل کر کرتے ہیں، اگر واپڈا ساتھ نہ ملے تو سوال ہی نہیں پیدا ہوتا کہ کنڈا لگا سکے۔ ساتھ ساتھ ہمارے صوبے نے اور ہماری گورنمنٹ نے، ہم سب نے مل کر ان کو پولیس ہم Provide کر رہے ہیں، ہم بار بار ان کو کہہ رہے ہیں کہ ہمارے صوبے کے جتنے Elected Members ہیں، ہمارے جتنے گورنمنٹ کے ادارے ہیں، ہم سب آپ کے ساتھ ہیں، ہماری پولیس بھی سپورٹ کرے گی، ہمارے Elected لوگ بھی سپورٹ کریں گے لیکن آپ نکلیں اور چوروں کو پکڑیں، ان کو سزائیں دیں، اس کی سزا عوام کو کیوں دے رہے ہو، عوام کی کیا غلطی ہے؟ تو ہم سب سے، Main ہمارا جو مسئلہ ہے وہ لوڈ شیڈنگ کا ہے، ہم احتجاج کرنے پر آ رہے ہیں، ہمیں مجبور کیا جا رہا ہے کہ ہم احتجاج کریں کیونکہ جب بھی میٹنگ ہوئی، پیسکو

چیف سے ہوئی یا جس سے بھی ہوئی، انہوں نے کہا کہ نہیں لوڈشیڈنگ کا ٹائم ٹیبل ہے لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ کوئی ٹائم ٹیبل نہیں ہے، تو مجبوراً آج ہم نے میٹنگ کی اور کچھ فیصلے ہم نے کئے، وہ آپ کے سامنے رکھیں گے۔ اب اگر ہم احتجاج بھی نہیں کرتے ہیں، ہم اگر اپنا حق بھی نہیں پوچھ سکتے ہیں تو پھر تو عوام کا حق ہے کہ وہ ہمارے خلاف نکلیں کیونکہ یہ واپڈا ایک ناسور بن چکا ہے۔ ہمیں ہمیشہ یہ کہا جاتا ہے کہ اس سال لوڈشیڈنگ ختم ہو جائے گی اور اگلے سال ختم ہو جائے گی لیکن حقیقت میں مجھے تو نظر نہیں آرہا کہ اگلے بیس سال میں یہ لوڈشیڈنگ ختم ہو گی کیونکہ سب سے بڑا مسئلہ انہوں نے خود پیدا کیا ہے کہ ایک تو بجلی اتنی مہنگی ہو گئی کہ ہم برداشت ہی نہیں کر سکتے ہیں، اب جو چائنا سے Billions Dollar آرہے ہیں تو صرف ایک پراجیکٹ ہائیڈل کا انہوں نے رکھا ہے ساڑھے سات سو میگاواٹ کا، باقی بارہ تیرہ، چودہ پندرہ ہزار میگاواٹ Coal سے جو سب سے مہنگا اور Pollution بھی پھیلاتا ہے، Air سے اور Solar سے، اس دن میں نے وہاں 100 میگاواٹ کا پنجاب میں Solar park دیکھا کہ انہوں نے بنایا ہے اور دن کو بجلی پیدا کرے گا لیکن وہ Solar جو بجلی ہے، وہ اگر حساب کیا جائے تو وہ بھی بیس بائیس روپے Per unit بنتی ہے اور ہائیڈل جو ہے اس وقت آٹھ روپے پر ہم بجلی بنا سکتے ہیں، تو ہمارا تو یہ ہے کہ ہمارے صوبے کو اس طرح نظر انداز کیا گیا ہے کہ جو سستی بجلی ہائیڈل سے بن سکتی تھی، اس کو انہوں نے Sideline کر دیا اور Coal کے پراجیکٹس بنا رہے ہیں جو Feasible بھی نہیں ہیں، Economical بھی نہیں ہیں اور مہنگے ترین ہیں اور Pollution بھی پھیلاتے ہیں۔ تو ہمارا مقصد یہ ہے کہ ہمارے صوبے میں اس وقت آسانی سے، اس وقت ہمارے پاس پانچ ہزار میگاواٹ کے منصوبے تیار ہیں، کوئی پندرہ بیس ہزار میگاواٹ آسانی سے بغیر کسی تگ ودو کے ہم بنا سکتے ہیں، تو ہم نے فیڈرل گورنمنٹ کو بار بار کہا ہے کہ ہمیں یہ جو چائنا سے فنڈز آرہے ہیں، ہمارے صوبے میں ہائیڈل سے بجلی پیدا کی جائے لیکن وہاں پر مسئلہ یہ ہے کہ وہ اقرار بھی کرتے ہیں، اقرار بھی کرتے ہیں اور انکار بھی نہیں کرتے، تو آج تک جو بات وہاں ہوتی ہے، کہتے ہیں کہ ہاں کر دیں گے لیکن زبانی بات ہو جاتی ہے، نہ Written میں جواب دیتے ہیں اور یہ مسئلے ہمارے دن بدن بڑھ رہے ہیں، تو اسی طرح اگر یہ حالات رہے بجلی کے، تو وہ تو وہاں بیٹھے ہوئے ہیں، زور تو یہاں پر Elected لوگوں کا نکلتا ہے، یہاں ہمارے صوبے میں دوسرا ظلم ہم نے، ڈیڑھ سال کسی کا ہو گیا، کسی کا دو سال کہ ٹرانسفارمرز کیلئے اور کھمبوں کیلئے پیسے داخل کئے ہیں، ہمیں کوئی نہیں ملتا، Politically جو مرضی چاہے، وہاں سے ٹرانسفارمرز اٹھالے، رشوت دے کر گھنٹے کے اندر آپ کو ٹرانسفارمر مل سکتا ہے اور ہمارا جو

وہاں پر، ہمارے صوبے کا پیسہ، ہمارے ایم پی ایز کا پیسہ، فنڈ جو ہم نے داخل کیا، وہ کوئی ٹرانسفارمر نہیں ملتا، ابھی بھی میرے خیال میں سینکڑوں ٹرانسفامرز Politically release ہو چکے ہیں تو میں کہنا چاہتا ہوں، اگر ہمیں مجبور کیا گیا، اگر ہمیں اسی طرح بہکایا گیا تو ہمارے پاس کیا راستہ ہے؟ ایک ہی راستہ نکلتا ہے کہ ہم نے Confront کرنا ہے، ہم نے پھر ان کے سامنے آنا ہے۔ تو ہم ریکویسٹ کرتے ہیں، یہاں ہمارے (ن) لیگ کے بھائی بھی بیٹھے ہیں، یہ تکلیف ان کو بھی ہے، ہم سب کا ایک ہی اور Unanimous ہم ایک، یہ جو ہم لا رہے ہیں، نلوٹھا صاحب! ہم آپ کا انتظار کر رہے تھے، میٹنگ میں آپ نہیں آئے کیونکہ پارلیمانی لیڈرز کو ہم نے Invite کیا تھا۔۔۔۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: سر! میں آیا تھا لیکن پھر چلا گیا تھا، آپ تھوڑا لیٹ آئے۔

جناب وزیر اعلیٰ: پھر چلے گئے، میں لیٹ آیا تو یہ آپ کی، ہم آپ کے تھرو بھی یہ میسج پہنچانا چاہتے ہیں کہ یہ مسئلہ حل کیا جائے۔ اگر ہمارے یہ مسئلے حل نہ ہوئے تو ہماری میٹنگ میں دو تین ہم نے فیصلے کئے ہیں کہ نمبر ون تو پھر ہمارے پاس یہ راستہ نکلتا ہے کہ جب یہ واپڈا کی چوری نہیں پکڑنی، تو ہم اپنی پولیس جو ہے ان سے Withdraw کر لیں گے کیونکہ جب سے (تالیاں) کیونکہ ہمیں گالیاں بھی پڑتی ہیں، ہماری پولیس اور ہم تیار بھی ہیں تو ہمارے پاس راستہ اور کوئی نہیں نکلے گا، ہم پولیس Withdraw کر لیں گے اور ان کو مجبور کریں گے کہ ہمارے ساتھ بیٹھ جائیں، ہم سے بات کریں کیونکہ حل تو ہے۔ میری پیسکو چیف سے کئی بار، حل بہت ہیں اور بہت آسان حل ہے، میں نے کہا ہم کمیٹی بناتے ہیں، ہم اسمبلی کے ممبرز کمیٹی بناتے ہیں، پیسکو بیٹھے، مل بیٹھ کر ہم طریقہ نکالتے ہیں، دیکھتے ہیں کیسے کنڈا کوئی لگاتا ہے، کیسے چوری ہوتی ہے لیکن ان کا ارادہ ہی نہیں ہے، جب ارادہ اور نیت ہی نہ ہو تو پھر یہی نتیجہ نکلتا ہے، ہمارے صوبے کے ساتھ جو ہو رہا ہے۔ دوسرا ہم نے یہ بھی فیصلہ کیا ہے، اگر ہمیں ہمارے ٹرانسفارمرز ریلیز نہیں کر رہے ہیں تو سب سے پہلے میں نے فنانس منسٹر کو کہہ دیا کہ جتنے پیسے ہم نے وہاں پر داخل کئے ہیں اور کتنی ہماری Releases ہوئی ہیں، باقی جتنے Delays ہیں، ہم واپڈا سے Interest claim کر رہے ہیں کہ اس پر ہمیں Interest دیں تاکہ ہمارا ہی پیسہ وہ بینک میں رکھ کر اس سے فائدے اٹھا رہے ہیں۔ (تالیاں) تیسرا اگر پھر آگے بھی کچھ نہیں بنتا تو ایک ہی راستہ ہے ہمارے پاس کہ ہم ان کے سٹورز جہاں پر نئے ٹرانسفارمرز آتے ہیں، ہم اس کو Seal کر دیں گے (تالیاں) اور کوئی ٹرانسفارمر وہاں سے نہیں جائے گا، سب سے پہلے جو Elected لوگوں کے ٹرانسفارمرز ہیں، وہ ملیں گے۔ اس کے

بعد ہمیں طریقہ بتایا جائے کہ یہ ٹرانسفارمرز کیسے ڈسٹری بیوٹ ہوتے ہیں، یہ کیا پولیٹیکل اس پہ ڈسٹری بیوٹ ہو رہے ہیں یا ضرورت کے مطابق ہو رہے ہیں؟ تو واپڈا یا پیسکو کا ہمارے ساتھ بیٹھ کر ایک سسٹم بنانا، نکالنا پڑے گا کہ ہمارے صوبے میں جہاں ضرورت ہے جس ضلع کو، تو Equally یا ڈسٹرکٹس میں تقسیم کریں یا جس ضلع میں زیادہ ضرورت ہو، اس کو زیادہ دیں دوسرے کو کم دیں، یہ نہیں ہے کہ میں دو سولے جاؤں ٹرانسفارمرز اور ضرورت کہیں اور ہے، تو یہ سسٹم، ان کو ہمارے ساتھ بیٹھنا پڑے گا اور ہمارے پاس سارے راستے بند ہو چکے ہیں، ہم اور آپ لوگ روز ادھر بجلی کی لوڈشیڈنگ پہ بات کرتے ہیں، باتیں ہوتی ہیں، میٹنگز ہوتی ہیں، ریزلٹ زیرو، تو اس کیلئے ہم سب متفق ہیں کہ ہم نے اکٹھے فیصلے کرنے ہیں اور اکٹھے ہی ہم نے آگے نکلنا ہے۔ پھر ہم نے یہ بھی فیصلہ کیا ہے کہ جتنے ہم، بمعہ نون لیگ ہم سب منگل کے روز صبح دس بجے کے پی ہاؤس میں جمع ہوں گے اور ادھر سے واک کر کے اسمبلی کے سامنے بیٹھیں گے (تالیاں) تاکہ ہمارا احتجاج سارے ملک میں پہنچے اور ہم کچھ نہیں مانگتے، ہمارا اگر حق نہیں ہے کہ ہمیں بجلی ملے تو ہمیں کہہ دیں کہ بھئی بجلی نہیں ہے۔ یہ اس دن تھوڑی سی میری بات ہوئی گیس کے بارے میں ہمارے پٹرولیم منسٹر سے، تو مجھے کہتے ہیں کہ کرک میں گیس چوری ہو رہی ہے، میں نے کہا اب چوری ہو رہی ہے، آپ آئیں پولیس میرے ساتھ ہے، اس کو ریگولرائز کریں، آپ پیسے خرچ کریں، مجھے کہتا ہے کہ ہم گیس بند، ہم ان کا گیس بند، میں نے کہا تم سارے صوبے کا بند کر دو، میں دیکھتا ہوں کیسے بند کرتے ہو؟ ادھر ہی چپ ہوا، مطلب یہ ہے کہ ان کا مقصد ہے ہمیں کچھ بھی نہیں دینے کا، گیس ہماری ایکسٹرا، بجلی ہماری ایکسٹرا، پٹرول ہمارا ایکسٹرا لیکن ہم سے اپنا حق زبردستی چھینا جا رہا ہے۔ دوسرا جو بڑا ایشو اس وقت ہر جگہ چل رہا ہے، وہ ہے کاشغر روٹ کا، یہ کہتے ہیں، کل میں نے ٹی وی پر دیکھا کہ Conspiracies ہو رہی ہیں، چائنا سے جو ہمارا پیسہ آ رہا ہے، اس کے خلاف Conspiracy ہو رہی ہے، تو Conspiracy کس نے کی؟ Conspiracy تو انہوں نے کی کہ روٹ بدل دیا، ہم تو کوئی چیز ایکسٹرا نہیں مانگ رہے ہیں، انہوں نے Conspiracy کی، اس چیز کو انہوں نے متضاد بنا دیا، یہ متضاد نہ ہوتا اگر یہ اپنا ہی روٹ جو ہے اس پر جاتا۔ اس وقت ہمارے صوبے میں سے یہ ہری پور، مانسہرہ، ایبٹ آباد یہاں سے گزر کے سینکڑوں کلومیٹر جا رہا ہے، پھر اس نے جا کر Touch ہونا تھا، ڈی آئی خان کے تھرو جانا تھا، پھر تھوڑا بلوچستان کے ساتھ Attach جانا تھا، وہ سارا چینج کر دیا، تو Conspiracy تو انہوں نے کی ہے، روٹ تو انہوں نے بدلا ہے، انہوں نے ایک ملک میں اس کو متضاد بنا دیا، تو یہ جو ہم کہہ رہے ہیں، ہم

اس Conspiracy کو ختم کرنا چاہتے ہیں جو انہوں نے کی، تو ہم اپنا حق مانگتے ہیں اور بنیادی چیز کیا ہے؟ بنیادی چیز یہ ہے کہ یہاں پر اکنامک زونز بننے ہیں اور وہ اکنامک زونز بڑے بڑے شہر ہوں گے، اس میں انڈسٹری ہوگی، سب کچھ اس میں ہوگا، اسی سے ترقی آئے گی، خالی روڈ سے ترقی نہیں آئے گی، اصلی چیز اس میں کہ اس میں آٹھ یا دس یا جتنے بھی ہیں اکنامک زونز بنیں گے۔ میں نے اس دن بھی پرائم منسٹر صاحب کو کہا کہ ایک ہمارا روٹ آپ نے چینج کیا، پھر ساتھ ہمارے صوبے میں اکنامک زون بھی کوئی نہیں، صرف ہری پور میں ایک ریلوے سٹیشن دکھا دیا کیونکہ بغیر ریلوے سٹیشن، کیونکہ اس میں ریلوے ٹریک ہوگا، اس کے علاوہ ہمارے صوبے کو کچھ نہیں دیا۔ تو ہماری ڈیمانڈ روٹ کو اپنی جگہ واپس لانا ہے اور ہمارے صوبے میں دو اکنامک زونز بنانا، ایک ہزارہ میں اور ایک ڈی آئی خان میں تاکہ یہ صوبہ بھی ترقی کرسکے اور برابر ہوسکے۔ (تالیاں) تو یہ ہماری جو ڈیمانڈ ہے، ناجائز نہیں ہے، تو پھر سے میں دہراتا ہوں کہ کوئی Conspiracy نہیں، Conspiracy انہوں نے کی ہے، انہوں نے ہمارے صوبے کے ساتھ ظلم کیا اور ہمارے صوبے کو اپنے حق سے محروم کیا ہے، Main چیز، اس کے علاوہ ہمارے وفاق کے ساتھ بہت سارے مسئلے چل رہے ہیں، میں صرف آپ کو تھوڑی سی چیزیں بتانا چاہتا ہوں، میری جتنی بھی میٹنگز ہوئیں پرائم منسٹر کے ساتھ، فنانس منسٹر کے ساتھ اور بہت ساری ہوئیں اور ساتھ ساتھ اور جتنے منسٹرز ہیں، تو وہ ہر چیز پر ہمارے ساتھ Agree کرتے ہیں، Minutes میں سب کچھ Agreed ہے لیکن جب میں ان کو کہتا ہوں کہ نوٹیفیکیشن کرواور ہمارے پاس کچھ بھیج دو تاکہ اس پہ ہم کام کرسکیں تو ہر میٹنگ میں کہا جاتا ہے کہ جی ٹھیک ہے، کردیں گے لیکن ڈیڑھ سال تو اسی طرح گزر گیا، میری کل بھی میٹنگ ہوئی، کل بھی میری باتیں ہوئیں لیکن وہی جواب کہ ہم نے آپ کے مسئلے حل کردیئے ہیں، تو میں نے کہا جب حل کردیئے تو ہمیں Written تو بھیج دو لیکن Written کوئی نہیں بھیجا کیونکہ وہ ان کو پتہ ہے کہ یہ پھر ہمارا حق اب مل جائے گا تو پھر ان کے جو اپنے ذاتی مفاد ہیں، وہ ختم ہوجائیں گے۔ ہماری Main جو چیزیں ہیں، ایک یہ ہے کہ ہمیں جو Capped چھ ارب روپے ملتے ہیں، وہ اکثر لیٹ ہوتے ہیں سال ڈیڑھ سال، ہم نے ڈیمانڈ کی ہے کہ ہمارا پیسہ اسی سال کے اندر، بجٹ سال کے اندر ملنا چاہیئے۔ دوسرا ہمارے چھ ارب روپے 1991-92 میں انہوں نے Cap کئے ہوئے ہیں، بجلی کے جو ہمیں پیسے ملنے چاہیئے تھے، اب وہ ہمارے ساتھ میٹنگ میں، میرے خیال میں فنانس منسٹر کو پتہ ہوگا کہ وہ Agree کرگئے ہیں کہ ہم نے اس کو Seventeen billion تک لے جانا ہے اور سالانہ اس میں ساڑھے پانچ

پرسنٹ Increase کرنا ہے لیکن وہاں پر میٹنگ میں تو فیصلے ہو چکے لیکن ابھی تک کوئی اس کا ہمیں نوٹیفیکیشن یا Written نہیں آرہا، تو ہم ڈیمانڈ کرتے ہیں کہ یہ فیصلے جب ہمارے ساتھ ہوتے ہیں تو اس کا Decision بھی جلد آنا چاہیئے۔ اسی طرح ہمارے تقریباً 146 ارب روپے NHP Arrears ہیں جو پرانے دور سے آرہے ہیں، اس کے اوپر 'مارک اپ' ہے کوئی 56 بلین اور باقی جو Decisions ہیں کمیٹی کے، وہ ہیں، وہ بھی بات ہی چل رہی ہے، 'ہاں' کہتے ہیں لیکن ریزلٹ کوئی نہیں۔ اس طرح ہماری ایکسٹرا گیس ہے، تقریباً ایک سو ملین کیوبک فٹ گیس ہمارے پاس صوبے میں ایکسٹرا ہے، ہم نے ان سے یہ ڈیمانڈ کی ہے کہ ہماری گیس ہے، amendment 18^{th} کے تھرو یہ ہمارا حق ہے کہ وہ ہمیں ملے اور ہماری مرضی سے ہم استعمال کریں کیونکہ اس صوبے میں جب تک انڈسٹری کو کوئی مراعات نہیں ملیں گی، یہ اس صوبے میں کارخانے نہیں لگ سکتے کیونکہ یہ صوبہ تقریباً Feasible نہیں ہے انڈسٹری کیلئے، کیونکہ جب کامیاب تھی انڈسٹری تو اس وقت افغانستان کے حالات ٹھیک تھے، ہمارے اور ان کے، ہمارے کارخانے ان کیلئے، ان کے ہمارے لئے اور ٹریڈ سنٹرز بنے ہوئے تھے اور کام چل رہا تھا لیکن اب چونکہ وہاں حالات بدل گئے ہیں، ہمارے کارخانے بند ہو چکے ہیں تو ایک ہی راستہ ہے کہ ہمیں اپنی گیس ملے، اس سے ہم بجلی پیدا کریں اور سستی بجلی، چوبیس گھنٹے بجلی ہم کارخانوں کو Provide کریں تو اس میں بھی Minutes میں ہر جگہ Agree ہو چکے، پٹرولیم منسٹری نے ای سی سی کو سمری بھیجی کہ وہ Approve کر چکے لیکن جب اسحاق ڈار صاحب کے پاس گیا وہ کیس، انہوں نے لکھ دیا کہ ہم Agree کرتے ہیں کہ یہ صوبے کا حق ہے لیکن اس سے ہم بجلی پیدا کر کے نیشنل فیڈر میں دیں گے، تو میں نے اسحاق ڈار صاحب کو کہا کہ گیس ہماری، مرضی ہماری، دونوں مانتے ہو لیکن بجلی پیدا کرو گے تو نیشنل گرڈ میں جائے گی، تو ہمارا حصہ تیرہ چودہ پرسنٹ ملے گا تو ہمیں حق کہاں سے ملا؟ تو وہ کہتے ہیں، نہیں دوبارہ اس کو ٹھیک کریں گے لیکن وہ دوبارہ تین مہینے سے اسحاق ڈار کی شکل دیکھنا مجھے نصیب نہیں ہوئی، بڑی کوشش کی، ٹیلیفون، لیٹرز لیکن ہر ہفتے کہتے ہیں کہ وہ ہم آپ کو ٹائم دیں گے۔ ساتھ ساتھ ہم نے یہ ڈیمانڈ کی ہے، آئل اینڈ گیس پر فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی لگائی جائے، وہ کیوں؟ کیونکہ یہ ایسے عجیب عجیب ٹیکس کے نام سے ٹیکس لگا دیتے ہیں کہ اس میں صوبے کو حصہ ہی نہیں ملتا، تو ایکسائز ڈیوٹی جب لگے گی تو ہمارا اپنا حصہ ملے گا۔ ہم کہتے ہیں وہ ٹیکسز کے نام بدل کر اب ایکسائز میں چینج کر دو، تو یہ ایسے کمالات کرتے ہیں، کام ایسے کر دکھاتے ہیں کہ صوبوں کو ایسا بیچ میں غائب کر دیتے ہیں۔ اس وقت ہم تینوں صوبے سندھ، بلوچستان اور کے پی، ہم ایک ہی لائن

پر ہیں، ہم تینوں صوبے، جتنے پوائنٹس میں ڈسکس کر رہا ہوں، یہ سب ایک جیسے پوائنٹس ہیں۔ ہم تینوں ایک طرف اور فیڈرل گورنمنٹ ایک طرف لیکن پتہ نہیں، یا تو ان کو سنائی نہیں دیتا یا سمجھنا نہیں چاہتے یا ارادہ کوئی نہیں ہے۔ تو ہم ریکویسٹ کرتے ہیں کہ اگر ہمارا حق ہے، اگر Legally ہمارا حق ہے، آئین کے مطابق ہمارا حق ہے تو وہ ہمیں دے دیں، نہیں ہے تو ہمیں بتا دیں کہ تمہارا حق نہیں ہے، ہم آرام سے بیٹھ جائیں گے، کوئی ہم لڑائی کیلئے تو نہیں نکلے۔ وہاں پر بھی میں یہ کہتا ہوں کہ جو ہمارا Right ہے، وہ ہمیں دیں، نہیں ہے تو آپ ہمیں Explain کر دیں، ہم Back out کر جائیں گے، ہم کوئی لڑنے کیلئے تو نہیں آئے ہیں آپ کے ساتھ۔ پھر ہم نے یہ بھی مانگا ہے کہ ایل پی جی پر صوبوں کو رائلٹی دی جائے، وہ بھی ابھی تک ایسی ہوا میں بات چل رہی ہے، باتوں میں وہ مانتے ہیں، کل بھی اس پر کافی ڈسکشن ہوئی، ان شاء اللہ امید ہے کہ 'نیکسٹ' میٹنگ میں کوئی ریزلٹ اس کا نکلے گا۔ تو اسی طرح بہت سارے ہمارے مسئلے ہیں جو میں اب ڈیٹیل میں نہیں جاتا ہوں، یہ کاپی سارے ایم پی ایز کو مل جائے گی جو ہم نے وہاں پر ڈیمانڈ کی ہے، تو اس میں اس طرح ہم نے یہ بھی کہا ہے کہ جو یہاں صوبے میں War کی وجہ سے ہماری انڈسٹری بند ہو گئی، ہمارے Industrialists صوبے سے باہر چلے گئے اور اس وجہ سے ہمیں یہ، پہلے انہوں نے تین سال ٹیکس معاف کیا تھا، ہم نے دوبارہ ان سے ڈیمانڈ کی ہے کہ ابھی جنگ تو ختم ہوئی نہیں، ہمارے لوگ تو بے روزگار ہو چکے ہیں، کارخانے بند ہو چکے ہیں تو مہربانی کر کے یہ جو انکم ٹیکس ہے، جو انکم ٹیکس ہمارے صوبے پر پہلے تین سال معاف تھا، وہ دوبارہ معاف کیا جائے، تو اسی طرح ہمارے بہت سارے مسئلے ہیں، اب روز کوئی نہ کوئی مسئلہ نکل آتا ہے۔ کل ہماری میٹنگ تھی، پیٹرولیم پالیسی سی سی آئی میں ڈسکس ہوئی، ہم نے Conditionally اس کو Approve کیا کہ اس میں صوبوں کے جو مسئلے ہیں، وہ حل ہو جائیں اور آئی پی سی میں جا کر اس کے بعد یہ جو پالیسی Approve ہو گی لیکن کل ہمیں پتہ چلا کہ ہمارے سیکرٹریز کی، سندھ کی بلوچستان کی میٹنگ ہو رہی ہے، ہمارے ساتھ کل میٹنگ ہوئی لیکن پتہ چلا وہ تو دو مہینے پہلے انہوں نے ایس آر او بھی ایشو کر دیا ہے، تو یہ حال ہے، دکھاتے کچھ ہیں، جیسے ہاتھی کے دانت ہوتے ہیں، کھانے کے اور دکھانے کے اور۔ ہمارے ساتھ یہ ہو رہا ہے، ہمارے تینوں صوبوں کے ساتھ کہ ہمیں ایشورنس دی گئی تھی کہ Conditionally اس کو Approve کرتے ہیں لیکن پتہ چلا کہ ایس آر او تو ایشو ہو چکا ہے، تو کل ہم نے کہا کہ ہمیں کس لئے بلایا ہے؟ ہمارے سیکرٹری کو کیوں اسلام آباد بلاتے ہو کہ جب آپ فیصلے راتوں رات اندھیری رات میں کر دیتے ہو اور چوروں کی طرح ہم پہ ڈاکہ ڈالتے ہو، تو مسئلے

بہت ہیں ہمارے صوبے کے، ان شاءاللہ تعالیٰ میں تو، جب سے ہماری حکومت بنی ہے، پہلے دن سے یہ ہم نے چیزیں ان کے سامنے رکھی ہیں۔ اسی طرح ہمارا ایکسٹرا پانی Rivers میں جارہا ہے، ہم ان سے بار بار کہتے ہیں، ہم نے ان سے تین سکیمیں ڈیمانڈ کی تھیں، ایک چشمہ رائٹ بنک کینال، ایک یہ موٹروے ٹو سوات اور ایک ہائیڈل پراجیکٹ، ہم نے بھی کہا تھا کہ اس کاریڈور میں رکھ لیں تاکہ ہمیں بھی، ہمارے صوبے کو اس وقت 45 ارب روپے میں صرف ڈھائی ارب روپے کی سکیمیں، ڈھائی ارب ڈالر کی سکیمیں رکھی ہیں تو وہ Percentage ہم چاہتے ہیں کہ کم سے کم جو پندرہ چودہ پرسنٹ ہمارا شیئر ہے، اتنا ہی شیئر ہمارے صوبے کو، جو Chinese agreement ہے، اس میں ہمیں رکھا جائے۔ تو باقی این ایف سی ایوارڈ آرہا ہے، اب اس میں ٹائم ختم ہو چکا ہے اور ہم چاہتے ہیں کہ یہ بجٹ سے پہلے پہلے این ایف سی ایوارڈ اناؤنس ہو جائے تاکہ ہمیں بھی اپنا پتہ چل جائے کہ ہماری کیا پوزیشن ہے؟ لیکن اس میں بھی Delay کیا جارہا ہے، میٹنگ ہو رہی ہے، سب کمیٹیز بن رہی ہیں لیکن مطلب یہ کہ اس کو تو Straightaway سامنے آنا چاہیئے اور یہ فیصلے جلد از جلد ہونے چاہئیں تاکہ این ایف سی ایوارڈ اپنے ٹائم پر اس کا ریزلٹ آئے۔ تو جناب سپیکر صاحب! Main ہمارا مقصد یہ ہے کہ ہمارے صوبے یا چھوٹے صوبوں کے ساتھ جو زیادتی ہو رہی ہے، وہ نہیں ہونی چاہیئے، اگر قانوناً ہمارا حق ہے، ہم سے بیٹھ کر اس پر فیصلہ کیا جائے، قانوناً حق نہیں ہے، ہم کبھی بھی کسی کیلئے مسئلے پیدا نہیں کریں گے۔ تو آخر میں میں سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور منگل کے روز یا، سوری منگل کے روز 12 تاریخ صبح دس بجے کے پی ہاؤس سے روانہ ہوں گے اور اسمبلی کے باہر دھرنا دیں گے، ساری پارٹیز مل کر۔ بہت شکریہ۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: میں نے آج جو روٹین ایجنڈا ہے، اس کو آج میں نہیں لے رہا اور میں چاہتا ہوں کہ یہ ایشو ہے، اس پہ ہم تھوڑی ڈیبیٹ کرلیں، تو سکندر خان، اس کے بعد نلوٹھا صاحب! آپ بات کرلیں گے۔

جناب سکندر حیات خان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر! میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے اس اہم موضوع پہ مجھے بات کرنے کا موقع دیا۔ جناب سپیکر! اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ ہمارے صوبے کے مسئلے ہیں اور کافی عرصے سے یہ مسئلے چلے آرہے ہیں، میں نے کچھ دن پہلے بھی جب ادھر اسمبلی میں ہم چائنا اکنامک کاریڈور پہ بات کر رہے تھے تو اس وقت بھی میں نے کہا تھا کہ ہمیں دیوار کے ساتھ لگایا جارہا ہے اور اس حد تک ہمیں نہ لگایا جائے کہ ہم کل کو یہ کہیں کہ جی اس آئین میں ہمیں تحفظ اس لحاظ سے

نہیں مل سکتا۔ جناب سپیکر! اگر آپ دیکھیں تو ایک طرف ہمارے ریسورسز کے مسئلے ہیں جس میں سر فہرست این ایف سی ایوارڈ ہے، پھر نیٹ ہائیڈل پرافٹ ہے، پھر آئل اینڈ گیس کے حوالے سے جو ہمیں پورا اپنا حق نہیں مل رہا، اس کے ایشوز ہیں، ہمارا جو پانی، جو ہماری ضرورت سے زیادہ جو دوسرے صوبے استعمال کر رہے ہیں، چونکہ ہمارے پاس اتنا انفراسٹرکچر نہیں ہے، ہمارے انفراسٹرکچر کو Build کرنے کی کوشش نہیں کی گئی ہے تو اس کی وجہ سے جو پانی دوسرے صوبے ہمارا استعمال کر رہے ہیں تو اس کا بھی ہمیں کچھ نہیں مل رہا، پھر ساتھ ہی ساتھ اب جب چائنا اکنامک، چائنا پاکستان اکنامک کاریڈور کی بات بیچ میں آئی تو اس سے تو یہ لگا کہ جناب سپیکر! یہ معاہدے جو ہیں، وہ پورے ملک کے ساتھ، ایک وفاق کے نہیں بلکہ ایک صوبے کے ساتھ معاہدے طے کئے گئے ہیں اور اس میں شاید یہ تھوڑا بہت اگر جو راستہ ہمیں بنا کر دے بھی رہے ہیں، اگر یہ بھی کسی طریقے سے Avoid ہو سکتا تھا تو شاید یہ بھی ہمیں نہ ملتا لیکن ہم کہیں گے، ہماری خوش قسمتی ہے کہ اور کوئی راستہ نہیں تھا، جو ہمارے صوبے سے وہ یہ راستہ گزرتا، اس کے علاوہ کوئی اور چارہ نہیں تھا ان کے پاس، تو اس وجہ سے یہ کچھ ہمیں ملا ہے اس میں۔ اب جب بات Economic Hub کی آئے گی اور اس میں ذرا سمجھنے کی ضرورت ہے، یہ Economic Hubs چائنا کو بھی دوسرے ملکوں کو اب منتقل کرنے کی ان کی اپنی ضرورت بن گئی ہے کیونکہ ان کی اکانومی ایسی پوزیشن پر پہنچ گئی ہے کہ اگر انہوں نے اپنی گروتھ کو اسی لیول پر رکھنا یا اس سے بڑھانا ہے تو ان کو چاہیئے کہ ایسے علاقوں میں جائے، جہاں Cheap labour ان کو ملے اور خوش قسمتی سے وہ ہمارا ملک بنتا ہے کہ اس میں یہ Economic Hubs بنیں گے تو اس میں بھی اگر ہمیں حصہ نہ ملے، ہمارے صوبے کو حصہ نہ ملے تو میرے خیال میں یہ اس صوبے کے ساتھ بہت زیادہ زیادتی ہو گی۔ جناب سپیکر! پھر یہاں پہ بات آتی ہے لوڈشیڈنگ کی، تو میرے خیال میں اگر پچھلے بیس سال کا اسمبلی کا ریکارڈ اگر آپ نکال لیں تو میرے خیال میں کوئی بھی ایسا سیشن نہیں ہو گا جس میں لوڈشیڈنگ کے اوپر بات نہ ہوئی ہو یا وہ بات اٹھائی نہ گئی ہو اور اب تو اس حد تک سلسلہ پہنچ گیا ہے کہ بیس گھنٹے اور بائیس گھنٹے لوڈشیڈنگ تک بات چلی گئی ہے۔ ایک طرف اگر دیکھیں تو۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> (اراکین اسمبلی سے) آپ مہربانی کریں، پلیز اپنی اپنی جگہ پر بیٹھ جائیں، آپ مہربانی کریں جی۔

جناب سکندر حیات خان: ہم اپنی ضرورت سے زیادہ سستی بجلی پیدا کرتے ہیں، انصاف کا تقاضا تو یہ ہوتا کہ آج ہمارے صوبے میں ایک منٹ کی لوڈ شیڈنگ نہ ہوتی کیونکہ ہم اپنے حصے سے زیادہ، جتنی ہماری ضرورت ہے اس سے زیادہ بجلی اور سستی بجلی پیدا کرتے ہیں۔ ایک تو سستی بجلی ہم ان کو دیتے ہیں، ادھر سے مہنگی بجلی ہمارے اوپر بیچتے ہیں اور پھر اس میں بھی ہمیں اپنا پورا حصہ نہیں دیتے۔ جناب سپیکر! اس حد تک بات پہنچ گئی ہے کہ ایک وقت ہوتا تھا جب لوگ پوچھتے تھے کہ جی کتنے گھنٹے لوڈ شیڈنگ ہوتی ہے یا کتنے گھنٹے بجلی نہیں ہوتی؟ اب لوگ یہ پوچھتے ہیں کہ جی کتنے ٹائم کیلئے بجلی آتی ہے؟ یہ کوئی نہیں پوچھتا کہ لوڈ شیڈنگ کتنے گھنٹے ہوتی ہے۔ جناب سپیکر! اس میں بھی آپ دیکھیں کہ ایک طرف ہمارے صوبے کے پاس Potential ہے، سستی بجلی پیدا کرنے کی Potential ہے اور اتنی Potential ہے کہ ہم پورے ملک کی ضرورت بھی پوری کر سکتے ہیں اور ساتھ ہی ساتھ ہم اور ملکوں کو بھی بجلی دے سکتے ہیں لیکن اس کو ڈیولپ کرنے کیلئے کوشش نہیں کی جاتی، اس کیلئے فنڈ موجود نہیں ہے مگر مہنگی بجلی چاہے وہ تیل کی مد کی ہو، چاہے وہ کوئلے سے ہو، اس کو بنانے کیلئے پیسے بھی ہیں اور اس کیلئے پراجیکٹس بھی آرہے ہیں، چونکہ وہ صرف اور صرف اس میں، میں تو یہی سمجھتا ہوں کہ یہ صرف اور صرف ہمارے صوبے کے خلاف سازش ہے کیونکہ اگر پانی سے بجلی بنے گی تو اس میں پھر ہمارے صوبے کا بھی فائدہ ہوگا، تو اس حوالے سے فنڈز اور جو پانی سے بجلی پیدا ہوتی ہے، اس کیلئے نہیں دیئے جاتے، جو تھوڑے بہت پراجیکٹس وہاں پہ شروع بھی ہیں تو مزے کی بات یہ ہے کہ پراجیکٹس کمپلیٹ ہو جاتے ہیں لیکن پھر پانچ پانچ سال تک اور دس دس سال تک ٹرانسمشن لائن اس کی نہیں بنتی تاکہ وہ بجلی سسٹم میں، گرڈ سسٹم میں شامل ہو سکے۔ ایک مثال آپ کو میں گولن گول پراجیکٹ کی دوں گا، 108 میگاواٹ بجلی ہے اور تقریباً پراجیکٹ کمپلیٹ ہے لیکن میرے خیال میں ابھی تک ٹرانسمشن لائن پہ کام نہیں شروع ہوا اور جب یہ کام شروع بھی ہوگا تو کم از کم دو سے تین سال لگیں گے اس ٹرانسمشن لائن کے کمپلیٹ ہونے میں، تو جناب سپیکر! ایک دفعہ آپ ایک پراجیکٹ پہ پیسے بھی لگا رہے ہیں اور پھر وہ پراجیکٹ جس سے چاہیئے کہ فائدہ پہنچے، اس کیلئے وہ ٹرانسمشن لائن آپ نہیں بناتے۔۔۔۔

جناب سپیکر: (ایک خاتون رکن اسمبلی سے) میڈم! آپ بیٹھ جائیں، پلیز۔

جناب سکندر حیات خان: تو جناب سپیکر! یہ بھی ہمارے صوبے کے ساتھ زیادتی ہو رہی ہے۔ اس طرح کے اور بھی ہمارے ایشوز ہیں، جناب سپیکر! آئی ڈی پیز کا ایشو لے لیں جناب سپیکر! آج ہم فاٹا کے بھائیوں

کو بھی اپنا بھائی سمجھتے ہیں اور ہم یہ سمجھتے ہیں کہ وہ ہم سے کوئی جدا نہیں ہیں، آج اگر دس لاکھ سے زیادہ آئی ڈی پیز یہاں پہ موجود ہیں تو ان کا کوئی نہیں پوچھ رہا، میں یہ یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ اگر دو ہزار آئی ڈی پیز پنجاب میں ہوتے تو سارا وقت میڈیا کے اوپر بھی اس کے اوپر بات ہو رہی ہوتی اور ساری وفاقی حکومت کی توجہ بھی اس طرف ہوتی لیکن یہاں کے دس لاکھ لوگوں کی طرف توجہ نہیں ہے اور ان کیلئے وسائل موجود نہیں ہیں اور وہ ان کیلئے اس لحاظ سے جو کرنا چاہیئے، وہ توجہ موجود نہیں ہے۔ جناب سپیکر! میں ایک دفعہ پھر یہاں پہ یہی بات کروں گا کہ جب آئین پاکستان کو اٹھاتے ہیں تو یہ کہا جاتا ہے کہ یہ وفاق ہے لیکن جناب سپیکر! عمل میں اگر ہم دیکھیں تو اس کو بطور وفاق چلایا نہیں جا رہا جناب سپیکر۔ جناب سپیکر! اسلام آباد میں بیٹھے لوگوں کو میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ہمارے صوبے کے لوگوں کے دلوں میں یہ احساس محرومی بڑھ رہی ہے، اس کے نتائج اچھے نہیں نکلیں گے، آج تک جو ہوا ٹھیک ہے ہوا، اب بھی ان کو چاہیئے کہ وہ عقل کے ناخن سے کام لیں اور اس ملک کو بطور وفاق چلانے کی طرف توجہ دیں، اگر یہ احساس محرومی اسی طرح بڑھتی رہی تو اس سے ملک کو بھی نقصان پہنچے گا اور وفاق کو بھی نقصان پہنچے گا۔ ادھر میں تھوڑا صوبائی حکومت سے بھی گلہ کروں گا، آج جب ساری باتیں کرنی ہیں تو پھر تھوڑی بہت ادھر کی جو غلطیاں ہیں، وہ بھی دکھانا پڑیں گی۔ وہ توجہ جو ہمارے صوبے کے حقوق کے اوپر دینا چاہیئے تھی، جس طریقے سے کیس Build up کرنا چاہیئے تھا، جس طریقے سے اس کو Pursue کرنا چاہیئے تھا، وہ بھی ہمیں نظر نہیں آیا۔ جناب سپیکر! یہ زیادہ ذمہ داری حکومت کے اوپر آتی ہے، اگر یہاں پہ یہ کہا جاتا ہے کہ جی ہمارے ساتھ میٹنگز ہو رہی تھیں اور ہمیں پتہ بھی نہیں تھا کہ تین مہینے پہلے ایس آر او ایشو ہوا ہے، ٹھیک ہے کہ یہ وفاق کی طرف سے بھی زیادتی ہے لیکن اس میں تھوڑی بہت Negligence صوبے کی طرف سے بھی ہے کیونکہ آپ کو بھی پھر اسی طریقے سے چیک کرنا چاہیئے تھا، آپ کو بھی پتہ ہونا چاہیئے تھا کہ اس قسم کے اگر ایس آر اوز ایشو ہوتے ہیں تو جناب سپیکر! ہمیں، دونوں طرف سے جو Negligence ہے، وہ ختم کرنا پڑے گی۔ جہاں تک صوبے کے حقوق کی بات ہے تو اس ایوان کی یہ روایت رہی ہے کہ ہم نے ہمیشہ صوبے کے مفاد کو سب سے بالاتر سمجھا ہے اور اس کے اوپر کبھی سیاست نہیں کی، ہم نے اگر ادھر این ایف سی ایوارڈ کی کبھی بات ہوئی ہے، اس میں بھی صوبے کے مؤقف کی تائید کی ہے، اگر نیٹ ہائیڈل پرافٹ پہ بات ہوئی ہے تو اس پہ بھی صوبے کے مؤقف کی تائید کی ہے، اس کے علاوہ جو ایشوز ہیں مرکز کے ساتھ، اس میں بھی ہم نے تائید کی ہے لیکن یہ ہے جناب سپیکر! کہ یہ کیس صوبائی حکومت نے لڑنا ہے، بالکل ہمارا

تعاون ساتھ میں ہوگا لیکن یہ کردار ان کو ادا کرنا ہے جناب سپیکر! ذمہ داری ان کی بنتی ہے جناب سپیکر! یہ اس چیز پہ وہ نہیں کرنا چاہیئے کہ جی ہم جا کے ایک دن کا یہ دھرنا دے دیں گے اور اس کے یہ مسئلے حل ہو جائیں گے، ہمیں پورا 'پراپر' لیس Build up کرنا پڑے گا اور ساتھ ہی ساتھ یہ میں ایک دفعہ پھر مرکز کو بھی کہوں گا کہ ہمیں اپنی تاریخ سے سبق لینا چاہیئے، ہمیں دیکھنا چاہیئے کہ کیوں پہلے بھی یہ ملک دولخت ہوا، آج پھر سے چھوٹے صوبوں میں وہی احساس محرومی بڑھ رہی ہے اور اگر اس طرف توجہ نہ دی گئی تو خدا نہ کرے کہ کل کو پھر اس قسم کے حالات اور واقعات بن جائیں، یہ بات جا کس طرف رہی ہے جناب سپیکر؟ جناب سپیکر! میں اپنی طرف سے اور اپنی پارٹی کی طرف سے، چونکہ ہم صوبائی حقوق کے اوپر مکمل یقین رکھتے ہیں اور چونکہ اس صوبے کی مٹی سے ہمارا تعلق ہے تو اس حوالے سے صوبائی حقوق کیلئے جو بھی آواز صوبائی حکومت اٹھائے گی، ہم ان کے ساتھ اس میں ان کی تائید کریں گے۔

<u>جناب سپیکر:</u> شکریہ جی۔ سردار اورنگزیب نلوٹھا صاحب! مسلم لیگ نون۔

<u>سردار اورنگزیب نلوٹھا:</u> بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ گزشتہ دو سالوں میں ہم نے کیا کھویا اور کیا پایا، جناب سپیکر صاحب! اس ملک کے عوام اور اس صوبے کے عوام نے گزشتہ حکومتوں سے تنگ آ کر پاکستان مسلم لیگ نون کو مرکز میں اور خیبر پختونخوا میں تحریک انصاف کو حکومت دی تھی، لوگ مسائل کا حل چاہتے تھے، لوگ لوڈشیڈنگ سے چھٹکارا چاہتے تھے، لوگ دہشتگردی سے چھٹکارا چاہتے تھے، لوگ ٹارگٹ کلنگ، بھتہ خوری سے چھٹکارا چاہتے تھے، آج میں اور میری پارٹی پاکستان مسلم لیگ نون خیبر پختونخوا کے حقوق کیلئے حکومت جو آواز اٹھائے گی تو حکومت کا بھرپور ہم ساتھ دیں گے صوبے کیلئے، صوبے کے عوام کیلئے لیکن جناب سپیکر! بہت دیر کر دی مہربان آتے آتے، اب بھی اگر صوبائی حکومت کو صوبے کے حقوق کا دو سال کے بعد خیال آ گیا تو یہ بھی ان کی بڑی مہربانی ہے، اگر تحریک انصاف دھرنوں پہ وقت ضائع نہ کرتی اس قوم کا، اس صوبے کے عوام کا، اس ملک کے عوام کا تو یہ پوائنٹ اگر ایک سال پہلے Raise ہو جاتا تو بہت سے مسائل Automatically حل ہو جاتے اس صوبے کے، اب بھی یقیناً میں سمجھتا ہوں کہ جس طرح سکندر خان صاحب نے اپنی طرف سے اور اپنی پارٹی کی طرف سے صوبائی حکومت کو حمایت کا یقین دلایا، میں بھی اپنی پارٹی کی طرف سے اور اپنے تمام ایم پی ایز ساتھیوں کی طرف سے صوبائی حکومت کو حمایت کا یقین دلاتا ہوں کہ ہم ان کی بھرپور حمایت کریں گے اور مرکز سے ہم یہ اپیل کرتے ہیں، مرکزی حکومت جہاں پہ میری جماعت کی حکومت ہے، ہم وزیراعظم پاکستان سے

اپیل کرتے ہیں کہ انصاف کا تقاضا پورا کیا جائے اور ہم امید کرتے ہیں کہ وہ انصاف کے تقاضے پورے کریں گے لیکن جہاں ہم وزیر اعظم پاکستان سے یہ توقع کرتے ہیں کہ وہ انصاف کے تقاضے پورے کریں گے تو وہاں پہ ہم صوبائی حکومت سے بھی توقع کرتے ہیں کہ وہ بھی انصاف کے تقاضے پورے کرے اور (تالیاں) اور ابھی وزیر اعلیٰ صاحب نے ہمیں ڈائریکٹیوز جاری کئے ہیں ترقیاتی کاموں کے، ہم ہائی کورٹ میں گئے ہیں، اپوزیشن ہائی کورٹ میں گئی ہے، تب جا کے ہمارے فنڈز ہمیں ابھی تک ریلیز نہیں ہوئے۔ اگر ہم مرکز سے اپنے حقوق لاتے ہیں، مرکز سے اس فنڈ کا مطالبہ کرتے ہیں صوبے کیلئے تو پھر ہم صوبائی حکومت سے بھی مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ بھی انصاف کے تقاضے پورے کرے اور اپوزیشن کے حقوق انہیں دے، جب میں ایک انگلی اس طرف کروں گا تو چار انگلیاں میری اپنی طرف بھی آئیں گی۔ جناب سپیکر صاحب! اب یہ لوگ مذاق نہیں مانتے، بہت کچھ ہو گیا ہے ان کے ساتھ، یہ صوبائی حکومت مرکزی حکومت کے اوپر اور مرکزی حکومت صوبائی حکومت کے اوپر اپنا بوجھ ڈالتی رہے اور اب لوگ بہت سمجھدار ہو گئے ہیں، یقیناً اب آپ انہیں نہیں بھلا سکیں گے، صوبائی حکومت کو اپنی ذمہ داری پوری کرنا پڑے گی، مرکزی حکومت کو اپنی ذمہ داری پوری کرنا پڑے گی اور اس کے لوگ، عوام آپ سے توقع رکھتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ وزیر اعلیٰ صاحب نے دھرنے کی جو بات کی ہے، بہت دھرنا ہو گیا ہے اس سے پہلے، میں نے کہا ہے کہ ہم آپ کے ساتھ ہیں، آپ ایک کمیٹی بنا کے پرائم منسٹر صاحب سے ملیں اور اگر آپ کے صوبے کے حقوق وہ دینے کیلئے تیار نہ ہوں تو بے شک آپ احتجاج بھی کریں اور آپ دھرنا بھی دیں۔ چونکہ آپ ایک ذمہ دار عہدے کے اوپر بیٹھے ہوئے ہیں اور آپ کی الحمد للہ بہت بڑی ذمہ داری ہے، اس صوبے نے آپ کے اوپر عائد کی ہے تو اس ذمہ داری، یہ میری تجویز ہے، آگے آپ اپنی مرضی کریں، ہم سب مل کے پرائم منسٹر صاحب سے ملیں گے اور میں بھی آپ کے ساتھ ہوں گا اور آپ سے زیادہ میں آگے بڑھ کر صوبے کے حقوق کیلئے بات کروں گا۔ جہاں تک واپڈا کے حوالے سے جو پیسے ممبران صاحبان نے جمع کروائے ہیں اور ٹرانسفارمرز اور کھمبوں کی ترسیل ابھی تک نہیں ہوئی ہے، میں سمجھتا ہوں کہ اس صوبے کے عوام کے ساتھ زیادتی ہے، کسی ممبر کے ساتھ زیادتی نہیں ہے، ہم سب مل کر اس کے اوپر ایکشن لیں گے اور اس میں بھی ہم آپ کے ساتھ ہیں، محکمہ خواہ واپڈا کا ہو، محکمہ خواہ پبلک ہیلتھ کا ہو، پبلک ہیلتھ کا میں اسلئے کہتا ہوں کہ میرے ساتھ بہت بڑی زیادتی پبلک ہیلتھ کے محکمے کی طرف سے ہو رہی ہے، بہت سے اس ملک کے محکمے ہیں، صوبے کے محکمے ہیں، جناب سپیکر صاحب! میں نے کہا ہے کہ ہم

ایک دوسرے کے اوپر بوجھ ڈالیں گے تو مسائل عوام کے حل نہیں ہوں گے، میں آپ کو ایک چھوٹی سی بات بتاتا ہوں کہ ڈیڑھ مہینے سے ایک ٹیوب ویل کی موٹر خراب ہے، میں سیکرٹری صاحب کے پاس بھی گیا ہوں، چیف انجینئر صاحب کے پاس بھی گیا ہوں، ٹیوب ویل کی موٹر ابھی تک نہیں لگائی گئی ہے، یہ سب کی یہی حالت ہے، آپ کس کس کو ٹھیک کریں گے، کس کس کو ٹھیک نہیں کریں گے؟ ایک کروڑ روپیہ جناب سپیکر صاحب! ایک کروڑ روپے کی سکیم، واٹر سپلائی سکیم دیوال ایک کروڑ روپے کی، ایک روپیہ وہاں پہ نہیں لگایا ہے، ہڑپ ہو گیا ہے ایک کروڑ روپیہ، پبلک ہیلتھ کی واٹر سپلائی سکیم، تو کون اس کو ٹھیک کرے گا؟ یہ ہم سب مل کے کریں گے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ تحریک انصاف 'نون' کے اوپر Attack کرے اور ہم تحریک انصاف کے اوپر Attack کریں اور پوائنٹ سکورنگ کریں، یہ پوائنٹ سکورنگ کا وقت نہیں ہے، میں نے کہا ہے، لوگ ہم سے ریزلٹ مانگتے ہیں، وہ اپنے مسائل کا حل مانگتے ہیں ہم سے، اسلئے انہوں نے ہمیں اسمبلی میں بھیجا ہے اور میں اپنی طرف سے، میں نے اعلان کر دیا ہے، میری جماعت صوبے کے حقوق کیلئے بھرپور صوبے کے عوام کے ساتھ اور صوبائی حکومت کے ساتھ ہے۔

<u>جناب سپیکر:</u> شکریہ۔ جناب منور خان صاحب! جناب منور خان صاحب!

<u>جناب منور خان ایڈووکیٹ:</u> بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ تھینک یو، جناب سپیکر۔ جناب سپیکر! جیسا کہ چیف منسٹر صاحب نے پوری ڈیٹیل کے ساتھ بات کی ہے اور آج اسمبلی میں جس طرح انہوں نے اپنی مایوسی کا اظہار کیا ہے، سر! ہر جگہ پہ ان کے ساتھ Commitment ہوتی ہے، مرکز والی ہر میٹنگ میں لیکن Written reply یا کوئی Written اس کے متعلق مرکز والے کوئی جواب نہیں دیتے۔ جناب سپیکر! ابھی میٹنگ میں بھی میں یہی کہہ رہا تھا کہ اگر پنجاب سے شہباز شریف صاحب، میرے پی ایم ایل این والے یہ برا نہ مانیں، ان کے کنٹرول میں اگر گندم ہے تو وہ فوراً اپنی چیک پوسٹوں پہ ان کو آرڈر کر کے دیتے ہیں کہ کے پی کے کیلئے گندم کی سپلائی ہم بند کرتے ہیں، ان کے بس میں تو یہ ہے کہ وہ گندم ہم پہ بند کریں لیکن ہمارے پاس ایسے وسائل ہیں، ایسی انرجی ہے ہمارے پاس، اگر ہم اس کو بند کر دیں گے تو سارا پاکستان بیٹھ جائے گا۔ اگر ہم اسی طرح میٹنگز اور تقریروں پہ بات کرتے رہیں گے سر! تو میرے خیال میں یہی لوگ خود اٹھیں گے اور اٹھنے والے ہیں، لوگ اب ہمارے گھروں تک آ گئے ہیں، ہم ان کو بار بار یہ کہہ رہے ہیں کہ ہم نے اپنا فنڈ، ایم پی اے کا فنڈ دو سال سے ان کے پاس پڑا ہوا ہے اور ہمیں ٹرانسفار مرز نہیں مل رہے، سر! باقی تو چھوڑیں جو کچھ بھی وہ کر رہے ہیں لیکن ہمارے اپنے فنڈز، میں نے چیف منسٹر

صاحب کو یہی Suggestion اسلئے دی کہ جناب چیف منسٹر صاحب! ڈسٹرکٹس میں جتنے بھی ان کے سٹورز ہیں ٹرانسفارمرز کے، ان کو ڈی سی، ڈسٹرکٹ ایڈمنسٹریشن کے حوالے کیا جائے کیونکہ میرے کہنے پہ اور میرے فنڈ کی وجہ سے تو مجھے ٹرانسفارمرز نہیں مل رہے لیکن ایک چھوٹا، معمولی سا سپرنٹنڈنٹ اگر آپ اس کو دس بیس ہزار روپے دے دیں تو آپ کو ٹرانسفارمر، نیا ٹرانسفارمر آپ کو دے سکتا ہے وہاں پہ۔ سر! یہ سامنے بیٹھا ہوا ہے شاہ فرمان صاحب، اس وقت جب میں اس کو Defend کر رہا تھا اور تقریر بھی یہی کر رہا تھا کہ یہ چیف ایگزیکٹیو ہے جو بالکل Most honest person ہے لیکن وہ صرف اختلاف اس وجہ سے ان کو کر رہے تھے کہ وہ Honest تھا اور ڈی آئی خان سے Belong کر رہا تھا، اس کے دور میں ٹرانسفارمرز ملتے تھے بلکہ چیف ایگزیکٹیو فون پہ آپ کو خود Reply بھی دیتا تھا، آپ ان کو میسج کر دیتے تھے اور وہ آپ کو Reply بھی دیتا تھا اور ٹرانسفارمر کسی نے بھی میرے خیال میں ایسا کوئی گلہ نہیں کیا تھا لیکن آج شاہ فرمان بھی خاموش ہیں اور ہم سارے خاموش ہیں کیونکہ ہمارے فنڈز کے وہ ٹرانسفارمرز ہمیں نہیں مل رہے سر، میں تو اپنی پارٹی کی طرف سے، بلکہ میں ذاتی طور پر چیف منسٹر صاحب اور یہ اسمبلی جس طرح بھی چاہے، ہم ان شاء اللہ ان کے فرنٹ پہ ہوں گے، پیچھے والوں میں بھی ان شاء اللہ نہیں ہوں گے (تالیاں) لیکن ایک چیز میں یہاں پہ کہنا چاہتا ہوں کہ جیسے نلوٹھا صاحب نے Suggestion دی، مشورہ دیا کہ ایک کمیٹی بنائیں، اگر آپ لوگوں نے کوئی کام نہیں کرانا ہے تو پھر آپ کمیٹی بنالیں کیونکہ اس ملک کا رواج یہی ہے کہ اگر آپ کام کوئی Delay کرنا چاہتے ہیں تو آپ کمیٹیاں بنالیں، کمیٹیوں سے اب کام نہیں چلے گا۔ سر! رمضان کا مہینہ آنے والا ہے، لوگ بڑے تنگ ہو چکے ہیں بلکہ میرے خیال میں میں ایک چیز یہاں پہ بتا دینا چاہتا ہوں کہ ہمارے ہاں تو Solar کے جو چھوٹے چھوٹے وہ ہیں، وہ ایسے بک رہے ہیں سر، مجھے یہ بھی خطرہ ہے کہ ایسا نہ ہو، کوئی اسے کسی بڑے آدمی نے اس میں انویسٹمنٹ کی ہے اور وہ یہ Solar اب ہمارے لوگوں پہ بیچ رہے ہیں سر، یہی میری سی ایم سے ریکویسٹ ہے، ایک Suggestion ہے، دھرنے کی تو آپ نے اپنی Date مقرر کر دی، اس میں آپ کے ساتھ شامل ہوں گے لیکن ایک Suggestion جو میں آپ کو دے رہا ہوں کہ اس کے بعد اگر یہ دھرنے پہ اور ہمارے احتجاج پہ یہ صحیح نہیں ہوئے تو میری ایک ریکویسٹ ہو گی سر، آخری کہ پھر تربیلا کے پاس جائیں گے، تربیلا میں بیٹھ کر وہاں پہ پھر ہم سپلائی بند کریں کیونکہ آپ گندم بند کر سکتے ہیں تو ہم آپ پہ سپلائی بھی بند کر سکتے ہیں (تالیاں) یہی میری Suggestion ہے سر! یہی میری ریکویسٹ ہے، تھینک یو سر۔

جناب سپیکر: سلیم خان صاحب! پیپلز پارٹی، سلیم خان صاحب!

مفتی سید جانان: جناب سپیکر، کہ ما لہ مو تا ئم را کړو۔

جناب سپیکر: سلیم خان صاحب کے بعد آپ۔

جناب سلیم خان: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ آج جس ایشو پہ بات ہو رہی ہے اور جو محترم چیف منسٹر صاحب نے ڈیٹیل میں بتائی کہ جو مسائل ہیں ہمارے صوبے کے، سر! مجھے بڑے افسوس کے ساتھ یہ کہنا پڑتا ہے کہ فیڈرل گورنمنٹ نے پچھلے دو سالوں میں جو زیادتیاں کیں ہمارے اس صوبے کے ساتھ، بہت زیادہ افسوس مجھے ہوتا ہے اور پورے اس ایوان کو بھی اس بات پہ بڑا افسوس ہے کیونکہ ہمارا صوبہ جو ہے جی یہ ایک متاثرہ صوبہ ہے دہشتگردی سے، آئے روز یہاں پہ ہماری قیمتی جانیں ضائع ہو رہی ہیں، ہمارے لوگوں پر حملے ہو رہے ہیں اور اس کے علاوہ قدرتی آفات سے بھی متاثرہ صوبہ ہے اور فیڈرل گورنمنٹ کا جو Role اس میں ہونا چاہیئے، آئینی طور پہ وہ As such یہی ہے کیونکہ فیڈرل گورنمنٹ ایک باپ کا کردار ادا کر رہی ہے، جناب سپیکر! اگر ایک گھر میں باپ اپنے بیٹوں کے ساتھ یکساں سلوک نہ کرے تو Definitely وہاں پہ اس گھر میں بے اتفاقی ہو گی، اس گھر میں بغاوت ہو گی اور Same یہی سیچویشن ہمارے ساتھ ہے کہ جو چھوٹے صوبے ہیں اس ملک کے، ان کے ساتھ زیادتیاں ہو رہی ہیں، صرف ایک ہی صوبے کو Accommodate کیا جا رہا ہے ایک چیز پہ، جناب سپیکر صاحب! ہمارا صوبہ جو ہے قدرتی وسائل سارے یہاں پہ ہیں، پانی یہاں پہ ہے، گیس یہاں پہ ہے، آئل یہاں پہ ہے مگر اس کے باوجود جو ریسورسز کی ڈسٹری بیوشن ہے، وہ منصفانہ نہیں ہے۔ جناب سپیکر! ذرا ہم نٹ ہائیڈل پرافٹ کی بات کریں تو جو ہمارا حق بنتا ہے، جس کے اوپر پچھلی حکومت نے جو Decide کیا تھا، پاکستان پیپلز پارٹی کی حکومت نے، میں سلام پیش کرتا ہوں آصف زرداری صاحب کو، گیلانی صاحب کو کہ اس صوبے سے ایک جرگہ گیا ان کے پاس نیٹ ہائیڈل پرافٹ کیلئے، اس کی ڈسٹری بیوشن کیلئے، تو ہمارا جو جائز مطالبہ تھا، اس کو مانا گیا اور 110 ارب روپے کا جو ہمارا کیس تھا، اس کو مان کے، یہی جو ہمیں 25 ارب روپے دینے تھے، اس وقت جو حکومت تھی، انہوں نے اپنے جو دو سال تین سال جو ہمیں دینا تھا، وہ انہوں نے ہمیں دے دیا، پھر اس کے بعد جو حکومت آئی مسلم لیگ نون کی، اس حکومت کے، فنانس منسٹر صاحب بیٹھے ہوئے ہیں، ان کو سارے فگرز کا پتہ ہے کہ ہمارے جو نیٹ ہائیڈل پرافٹ کا جو شیئر ہے، 110 ارب میں سے وہ بھی ہمیں نہیں ملا اور دوسرا جو ہمارا Capped amount ہے Six ملین پہ، اس کو بھی Increase نہیں کیا جا رہا ہے، تو یہ

پسماندہ صوبہ، یہ غریب صوبہ، یہ متاثرہ صوبہ، یہ کس طرح آگے چلے گا؟ ہمارے مسائل ویسے بھی بہت زیادہ ہیں، جناب سپیکر! اس طرح آئل اینڈ گیس میں جو ہمارا شیئر ہے، وہ ہمیں نہیں دیا جارہا، اسی طرح فیڈرل پی ایس ڈی پی کو اگر لے لیں تو فیڈرل پی ایس ڈی پی میں جو Ongoing projects ہیں، ان کیلئے بھی فنڈنگ نہیں ہے۔ جناب سپیکر! میں مثال دوں گا دو تین پراجیکٹس کا، ہمارے صوبے کے اندر جس طرح لواری ٹنل پراجیکٹ ہے، یہ Ongoing project ہے، اس کو سالانہ ایک ارب روپے ملتا ہے، جناب سپیکر! آپ خود بتائیں کہ اگر ایک ارب روپے سال میں ملیں گے تو یہ اگلے بیس سالوں میں بھی یہ پراجیکٹ کمپلیٹ نہیں ہوگا، تو پورا ایک ضلع جو ہے وہ پھنسا ہوا ہے، اس کے عوام جو ہیں پانچ لاکھ آبادی، وہ ہر سال سردیوں میں واویلا مچاتے ہیں، ان کیلئے راستہ نہیں ہے۔ اس طرح سر! ایکسپریس وے ہے، اس صوبے میں ایک میگا پراجیکٹ ہے، اس کیلئے فنڈنگ نہیں ہے۔ اسی طرح یہاں پہ جو ایک بڑا ہسپتال بننا تھا شہید بے نظیر بھٹو کے نام سے Thousand beds کا، وہ فیڈرل پی ایس ڈی پی میں ڈالا گیا تھا، ابھی تک اس کیلئے فنڈنگ نہیں ہے۔ اس طرح اور بہت سارے پراجیکٹس ہیں جو Ongoing ہیں، ان کیلئے پیسے نہیں ہیں۔ نئے پراجیکٹ شامل کرنا دور کی بات ہے، جو Already چل رہے ہیں، ان کیلئے بھی پیسے نہیں ہیں، تو سر! یہ ہم سمجھتے ہیں کہ بہت بڑی زیادتی ہے ہمارے صوبے کے ساتھ، یہ انتہائی ظلم ہے، زیادتی ہے ہمارے ساتھ۔ اس کے علاوہ یہاں پہ جس طرح محترم سکندر صاحب نے بات کی کہ جو ہائیڈل پراجیکٹس ہیں جس طرح گولن گول پاور پراجیکٹ ہے، چترال میں 106 میگاواٹ کا وہ کمپلیٹ ہونے جارہا ہے، اس کی ٹرانسمشن لائن کا ابھی تک پتہ نہیں، اس کے ٹینڈرز تک نہیں ہوئے ہیں، تو سر! یہ جو فنڈنگ کا ایشو ہے اس صوبے کے اندر، اسی وجہ سے سارے پراجیکٹس جو ہیں، وہ Delay ہوتے جارہے ہیں۔ اسی طرح سر! یہاں پہ کاشغر گوادر روٹ کی بات ہورہی ہے اور اس کیلئے پاک چائنا اکنامک کاریڈور کی وجہ سے یہ جو میگا پراجیکٹ ہے، اس کا ڈیزائن ہو چکا ہے مگر جب اس کو ہم سٹڈی کرتے ہیں تو اس سے اس صوبے کو جو فائدہ ہونا ہے، وہ ہمیں نظر نہیں آرہا ہے، جو Business Hubs بننے ہیں، وہ ہمارے صوبے کے اندر کم ہیں باقی صوبوں میں زیادہ ہیں، تو سر! ہماری فیڈرل گورنمنٹ سے پرزور اپیل یہی ہے کہ اس میگا پراجیکٹ کے اندر اس صوبے کا، اس غریب صوبے کا بھی لحاظ رکھا جائے کیونکہ ہم گیٹ وے کا کردار ادا کرتے ہیں، جی بی (گلگت بلتستان) کے بعد Touch کرتا ہے یہ خیبر پختونخوا کو، تو یہاں پہ اس پراجیکٹ کے ساتھ جو جو علاقے Touch ہونے ہیں، ان کو شامل کیا جائے اور وہاں پہ Business Hub بنایا جائے تاکہ یہ

غریب صوبہ جو ہے، یہ بھی ترقی کر سکے۔ اس طرح جو لوڈ شیڈنگ کا مسئلہ ہے، یہ بھی خاصکر اسی گرمیوں میں اس کا جو عذاب ہے، یہ بڑھتا جارہا ہے کیونکہ سارے پاور پراجیکٹس جو ہیں، تقریباً اس صوبے کے اندر ہیں اور اس کے باوجود ہماری جو Consumption ہے، وہ بارہ تیرہ سو میگاواٹ سے بالکل کم ہو کے، یعنی سال بہ سال یہ کم ہوتی جارہی ہے، دو سال پہلے یہ تقریباً 1300 میگاواٹ تھی، ابھی وہ کم ہو کے ہمیں 800 میگاواٹ Provide کی جارہی ہے، تو سر! یہ زیادتی ہمارے عوام کے ساتھ، یہ ظلم ہے، ہم اس ظلم کو کبھی برداشت نہیں کریں گے، ہم گورنمنٹ کے ساتھ ہیں، چیف منسٹر صاحب جو آرڈر کریں گے، اپوزیشن کی طرف سے ہماری Full سپورٹ ہو گی، چاہے دھرنا دینا ہو، چاہے جا کر ٹیبل ٹاک ہو، ہم بالکل اپنے چیف منسٹر صاحب کے ساتھ ہیں اور اپنے حقوق کیلئے لڑیں گے، جب تک ہمارے حقوق ہمیں نہیں ملیں گے، ہم بالکل حکومت کے شانہ بشانہ لڑیں گے اور ان شاء اللہ اپنے حقوق لے کر رہیں گے۔ تھینک یو ویری مچ۔

جناب سپیکر: مفتی جانان صاحب!

مفتی سید جانان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔

ے زور بازو آزما کر شکوہ نہ کر صیاد سے — کوئی قفس ٹوٹا نہیں آج تک فریاد سے

(تالیاں)

جناب سپیکر صاحب! دغه ګیلرئ کښې د ننه اووه پارټئ ناستې دی، درې پارټئ حکومت کښې دی او څلور پارټئ اپوزیشن کښې دی خو جناب سپیکر صاحب! ان شاء الله العزیز که د صوبې د حقوقو خبره وی او د صوبائی حقوقو جنګ وی، د ټول اپوزیشن د طرف نه د غه ملګرو خپلو خپلو پارټو نه خبرې اوکړې، زه د دغه ټول اپوزیشن د طرف نه دا وایم چې ان شاء الله العزیز د صوبائی حقوقو جنګ کښې اپوزیشن جماعتونه به مخکښې وی او حکومت به ورپسې وی خو دا خبرې کول، د دې صوبې مشر دا خبرې کوی چې مونږ به احتجاج کوؤ، مونږ به جلوس کوؤ، مونږ به احتجاج نه کوؤ، مونږ به جلوس نه کوؤ، مونږ به خپل حق غواړو، مونږ به د دې خپل حق د پاره اودریږو خو جناب سپیکر صاحب! چې زمونږ د خپلې اسمبلئ د خپلو حقوقو دا حال وی چې مونږه دا سنجیدګی وینو نو مونږ به څه حقونه غواړو، تاسو اوګورئ (تالیاں) مونږ به څه حقونه غواړو۔ ملګری تقریرونه کوی او مطلب دا دے مونږ خپلو فائلونو

کښې یو، دا زمونږ د سنجیدګئ او زمونږ د صوبې د حقوقو غوښتلو دا طریقه کار دے جناب سپیکر صاحب! مونږ ته به څه خلق حقوق را کړی؟ زمونږه به خبره څوک واؤری؟ جناب سپیکر صاحب! دا صوبه دې ملک ته داسې ځیزونه ورکوی چې غالباً هغه د دغه ملک دې دریو صوبو کښې هغه ځیزونه نشته، جناب سپیکر صاحب! دغه صوبه کښې ګیس دے، ټول ملک زیات ترین ګیس دغه صوبه ورکوی دغه ټول ملک ته او هم دغه شان دغه صوبه کښې چې کوم تیل دی، هغه دې ملک ته ورکوی، دا په دغه دریو صوبو کښې نشته دے۔ هم دغه شان جناب سپیکر صاحب! د دې ټول ملک نظام چې چلیږی، هغه د دغه صوبې په بجلئ باندې چلیږی، که چرې دا بجلی بنده شوه، دا ټوله دنیا او دا ټول ملک او دا ټول خلق به بیا مونږ ته سوالونه کوی۔ جناب سپیکر صاحب! غالباً زرین ګل صاحب د دغه خبرې یو سپیشلسټ سړے دے چې کله نه دا درې صوبې زمونږ دا اوبه، دا دوه صوبې زمونږ اوبه استعمالوی بغیر د احسانه، بغیر د څه پیسو، بغیر د څه اجرته دوئ زمونږ اوبه استعمالوی، جناب سپیکر صاحب! دغه صوبه هغه صوبه ده چې دې ملک ته لرګی ورکوی، د دروازو لرګی، د نورو شیونو لرګی خو د هغې باوجود جناب سپیکر صاحب! دغه صوبې طرف ته هیڅوک توجه نه ورکوی خو دا به د دغه صوبائی حکومت، د دې نه تیر مخکښې صوبائی حکومت، د هغې نه مخکښې حکومتونو چې څومره تیر شوی دی، دا جناب سپیکر صاحب! د هغه حکومتونو کمزورئ وی، دا به زمونږ د نه غوښتلو وجه وی، دا به مونږ د خپلو حقوقو به صحیح طریقې باندې ترجمانی نه کوؤ، دا به دغه وجه وی جناب سپیکر صاحب! چې زمونږ سره ظلم کیږی۔ هر بجټ تقریر کښې دلته منسټر صاحب پاځیږی چې زمونږ مرکزی حکومت ته د بجلئ دومره روپئ پاتې دی او ان شاء الله مونږ ته به ملاؤ شی، بل بجټ کښې بیا وائی چې دومره پاتې دی، ان شاء الله مونږ ته به ملاؤ شی، جناب سپیکر صاحب! ان شاء الله العظیم زما به دا ګزارش وی ستاسو په وساطت باندې چې وزیر اعلیٰ صاحب دا حکومت به مخکښې وی، مطلب دے مونږ به ورپسې یو چې کوم ځائې کښې د صوبې د حقوقو خبره وی، د صوبې حق غوښتل وی چې چا نه هم وی، ان شاء الله العظیم

دا ټول اپوزیشن جماعتونه به د حکومت سره وی، دوئ به یوه خبره کوی، ان شاء الله العظیم مونږ به د وه خبرې کوؤ۔ وآخِرُالدَّعْوَانَا أَنِ ٱلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ ٱلْعَـٰلَمِينَ۔

جناب سپیکر: سی ایم صاحب وائنڈاپ سپیچ کر لیں گے اور اس کے بعد۔۔۔۔۔

جناب پرویز خٹک (وزیراعلیٰ): جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی، سی ایم صاحب۔

جناب وزیراعلیٰ: سپیکر صاحب! میں نے تو کوئی لمبی بات نہیں کرنی، صرف یہاں دو تین باتیں ہوئیں، نلوٹھا صاحب تو چلے گئے، میں صرف یہ واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ ہمارا وفاق کے ساتھ کوئی جھگڑا نہیں ہے، نہ ہم جھگڑا کرتے ہیں، میں نے سیدھے آسان الفاظ میں کہا تھا کہ جو لیگل ہمارا رائٹ ہے، ہم اس کی ڈیمانڈ کر رہے ہیں، وہ ہمیں دے دیں۔ اگر وہ ہمیں ثابت کر دیں کہ لیگل نہیں ہے تو ہم بالکل ڈیمانڈ نہیں کریں گے، ہم جھگڑا نہیں، ہم حق مانگنے کا، اگر کوئی کہتا ہے کہ یہ جھگڑا ہے یا الزام لگا رہے ہیں کوئی، نہ ہم کسی پہ الزام لگا رہے ہیں، نہ اپنی ذمہ داری کسی اور پہ ڈال رہے ہیں، ہماری اپنی ذمہ داری ہے، ان کی اپنی ہے، ہم اپنی ذمہ داری کو جانتے ہے، ہمارا جو حق ہے وہ مانگ رہے ہیں، تو اگر کوئی حق مانگنے کو بھی کوئی کہے کہ یہ ٹھیک نہیں ہے تو میں اپنے بھائیوں کو صرف اتنا کہتا ہوں کہ کل وہ ایسا نہ ہو کہ اخباروں میں غلط میسج جائے، ہم صرف اپنا حق جو لیگل حق ہے، اس کی ڈیمانڈ کر رہے ہیں اور Different meetings میں وہ Accept بھی کر چکے ہیں لیکن وہ ہمیں Dodge کرتے ہیں اور جواب نہیں دیتے ہیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ نلوٹھا صاحب نے کہا کہ یہ بڑی دیر لگی، دیر نہیں لگی، جیسے ہی ہم نے Oath لیا ہے، اگر میں ریکارڈ آپ کو دوں تو پہلے دن سے ہر میٹنگ میں اس پوائنٹ کو اٹھاتے رہے ہیں، ہم اپنا کیس، اب میں کیا کروں، وہاں پر میٹنگز میں جب وہ Agree کر جاتے ہیں اور ہم خوشی خوشی آ جاتے ہیں تو مجھے سمجھ نہیں آتی کہ میں اب کیا کروں؟ ان کے ساتھ یا تو وہ Disagree کریں تو ہم کورٹ چلے جائیں گے، حالانکہ ہم نے کورٹ کیلئے بھی یہ کیس تیار کیا ہوا ہے لیکن پھر اسحاق ڈار صاحب نے مجھے ریکویسٹ کی تھی کہ آپ کے مسئلے ہم حل کر دیں گے، آپ ہمارے ساتھ بیٹھیں اور کورٹ نہ جائیں، وہی ہوا کہ تین مہینے اس پہ گزر گئے، تو یہ ہے کہ یہ راستہ ہمارے پاس رہ گیا ہے اور اگر آپ نہیں مانیں گے تو پھر ان شاء اللہ 'نیکسٹ' راستہ ہمارا عدالت جانے کا بھی ہے۔ دوسری بات جو Main بات ہے ہماری لوڈشیڈنگ کی، ٹرانسفارمرز کی، تو یہ خالی آپ کے فنڈز نہیں ہیں، ہمارے ٹیوب ویلز بند پڑے ہیں، دو دو، تین تین سال سے ٹرانسفارمرز کے

پیسے جمع ہیں، ایریگیشن ٹیوب ویلز بند پڑے ہیں، پبلک ہیلتھ کے ٹیوب ویلز بند پڑے ہیں اور اتنا ٹائم اس پہ گزر جاتا ہے کہ وہ ٹیوب ویلز بالکل وہ کوئی پائپ اٹھا کر لے جاتا ہے اور کوئی کچھ، تو یہ صوبے کے ساتھ واپڈا ہر طرف سے ظلم کر رہا ہے، ہر شکل میں ظلم کر رہا ہے اور ہمیں سمجھ نہیں آتی کہ یہ واپڈا کیسے سدھرے گا؟ اس کا ایک ہی راستہ ہے کہ بس میرے خیال میں سارے ڈنڈے اٹھالیں اور ان کی پٹائی کر دیں اور کوئی راستہ نہیں، تو آخر میں میں واپڈا اور پیسکو کو ریکویسٹ کرتا ہوں کہ ہمیں مجبور نہ کیا جائے کہ ہم ان کا دفتر بند کریں، ہم ان کے سٹورز بند کریں، ہم پولیس واپس لے لیں، تو کیوں نہیں کہ ہمارے ساتھ بیٹھ کر ایک صحیح راستہ نکالیں اور دوسرا ہم ان سے چاہتے ہیں کہ اس سے ایک سسٹم ہمیں دے دیں اور نلوٹھا صاحب نے بات کی کہ وزیر اعظم کیلئے ایک کمیٹی بنائیں، بالکل ہم ایسا کرتے کہ Tuesday کو ہم سارے اسلام آباد میں جمع ہوتے ہیں کے پی ہاؤس میں، آپ وزیر اعظم صاحب سے ٹائم لے لیں، ہمارے باقی اسمبلی کے ممبرز وہاں بیٹھیں گے، دھرنے پہ نہیں جائیں گے، ہم اپنے جو پارلیمانی لیڈرز ہیں، آپ ٹائم لے لیں Tuesday کو، ہم ان کے ساتھ بیٹھ کر بات کر لیں گے تو مسئلہ حل ہو جائے گا۔ تو پلیز آپ پرائم منسٹر صاحب سے ٹائم لے لیں، ہمیں کوئی اعتراض نہیں، ہم تو قانونی بات کرنا چاہتے ہیں اور کوئی نہیں، اگر آپ نے ٹائم لے لیا تو دھرنا بھی ختم ہو جائے گا اور جیسے آپ، یہاں پر ہم نے سنا ہے کہ دھرنے میں بڑا وقت ضائع ہوا، دھرنے کا نتیجہ نکل چکا ہے اور جلد ہی فیصلے آنے والے ہیں۔

(تالیاں)

اراکین کی رخصت

<u>جناب سپیکر</u>: اچھا یہ چھٹی کی درخواستیں ہیں: جناب ضیاء اللہ خان آفریدی؛ جناب محمد علی خان صاحب، ایم پی اے؛ جناب سعید گل صاحب، ایم پی اے؛ جناب سردار سورن سنگھ صاحب؛ جناب ابرار حسین صاحب؛ جناب صالح محمد صاحب؛ جناب زاہد درانی؛ جناب افتخار احمد مشوانی؛ جناب عبدالحق؛ جناب احتشام اکبر؛ جناب محمد علی شاہ؛ جناب اعظم خان درانی؛ جناب ملک ریاض؛ محترمہ فوزیہ بی بی؛ جناب محمود خان آج 07-05-2015 کیلئے؛ منظور ہیں جی؟

(تحریک منظور کی گئی)

<u>جناب سپیکر</u>: میں کل دو بجے تک کیلئے سیشن 'ایڈجرن' کرتا ہوں۔

(اجلاس بروز جمعة المبارک مورخہ 08 مئی 2015ء بعد از دوپہر دو بجے تک کیلئے ملتوی ہو گیا)